قرآن کی نظر میں مسجد کا کردار

قسط (۲)

سید فدا حسین بخاری

مسجد کی تعمیر کی شرائط

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ

وہ مسجد جو روز اول سے تقوی کی بنیاد پر قائم ہے، زیادہ حق رکھتی ہے کہ تم اس میں قیام (اور عبادت) کرو۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک و پاکیزہ رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ، پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (۱۵)

ان آیات کی روشنی میں مسجد ضرار کا واقعہ تمام مسلمانوں کے لئے ان کی پوری زندگی میں ایک درس ہے۔ کلام خدا اور عمل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح طور پر نشاندہی کرتا ہے کہ مسلمانوں کو کبھی بھی ایسا ظاہر بین نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ صرف ظاہری طور پر کاموں کے حق بجانب ہونے پر نظر رکھیں اور ان کے اصلی اغراض و مقاصد سے بے خبر اور لاتعلق رہیں۔ بابصیرت مسلمان وہ ہے جو نفاق اور منافق کو ہر وقت، ہر جگہ، ہر لباس اور ہر چہرے میں پہچان لے، اگرچہ وہ دین و مذہب کے چہرے اور قرآن و مسجد کی حمایت کے لباس میں ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے علاوہ جو اہم درس ان آیات سے ہمیں ملتا ہے وہ

یہ کہ ایک فعال اور مثبت دینی و اجتماعی مرکز وہ ہے جو دو مثبت عناصر سے تشکیل پائے' پہلا یہ کہ اس کی بنیاد و مقصد پاک ہو "اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ" دوسرا یہ کہ اس کے حامی و نگہبان پاک' صالح' صاحب ایمان' مضبوط اور مخلص ہوں "فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا" (١٦) ان دو بنیادی ارکان کے بغیر نتیجہ و مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

مسجد کے آداب:

مسجد میں جاتے وقت پاک و پاکیزہ ہو کر اور صاف و ستھرا لباس پہن کر جانا چاہیے ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

اے اولاد آدم! مسجد میں جاتے وقت اپنے لئے زیب و زینت کا اہتمام کر لو۔" (١٧)

اس آیہ کریمہ سے یہ پیغام مل رہا ہے کہ مسجد میں جاتے وقت صاف ستھرا اور جہاں تک ہو سکے اچھا لباس پہن کر جانا چاہیے۔ آداب مسجد میں روایات کی روشنی میں یہ بات شامل ہے کہ مسجدوں کو پاک و طاہر رکھا جائے اور خود پاکیزہ ہو کر اور خوشبو لگا کر مسجد میں جانا چاہیے اور ایسی چیز کے استعمال سے جس سے دوسرے نمازیوں کو اذیت ہوتی ہو پرہیز کرنا چاہیے۔ جیسا کہ احادیث میں بھی آیا ہے کہ پیاز و لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں جانا مکروہ ہے۔

مسجد اگر نجس ہو جائے تو اسے فوراً پاک کرنا ضروری ہے' مسجد کو نجس کرنا حرام ہے مسجد کو صاف کرنا' اس میں چراغ جلانا اور روشنی کا انتظام کرنا مستحب ہے۔ مسجد میں جانے والے شخص کے لئے خوشبو لگانا' پاک اور اچھے کپڑے پہننا' مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا پیر اندر رکھنا اور نکلتے وقت پہلے بایاں پیر باہر رکھنا مستحب ہے۔

مسجد اور خواتین

شریعت اسلامیہ میں مسجد میں نماز پڑھنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور سب سے افضل مسجد الحرام' اس کے بعد مسجد نبویؐ پھر مسجد کوفہ اور مسجد اقصیٰ ہے۔ ان کے بعد ہر شہر کی جامع مسجد اور محلہ کی مسجد کے بعد بازار کی مسجد ہے۔ عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے' لیکن اگر مکمل طور پر نامحرم افراد کی نظروں سے خود کو محفوظ رکھ سکیں تو عورتوں کے لئے بھی مسجد میں نماز پڑھنا مناسب ہے۔ (١٨)

بعض روایات کی کتب میں ملتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے زمانے میں خواتین بھی نماز جماعت اور دیگر

مذہبی رسومات میں مردوں کے ساتھ شریک ہوتی تھیں۔ نیز بعض روایات میں ہے کہ خواتین کے لئے الگ نماز جماعت کا اہتمام ہوتا تھا عورتیں حضرت سلیمان بن ابی حتمۃ کی امامت میں مسجد کے صحن میں نماز پڑھتی تھیں۔ حضرت عثمان کے زمانے میں مرد اور خواتین کی ایک ہی جماعت کر دی گئی (۱۹)۔ حضرت علیؓ کے زمانے میں حسب سابق مردوں اور عورتوں کی نماز جماعت الگ الگ ہونے لگی (۲۰)۔ بعض روایات کے مطابق عورت کے لئے اس کا گھر ہی مسجد ہے' ان مختلف روایات سے جو چیزیں سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ خواتین کو مسجد میں نماز با جماعت ادا کرنے کی بہت تشویق و ترغیب نہیں کی گئی' تاہم منع بھی نہیں کیا گیا حج کے موقع پر اور اسی طرح دوسرے مواقع پر مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں مسلمان مرد'خواتین البتہ علیحدہ علیحدہ صفوں میں مردوں کے پیچھے یا ایک طرف ہو کر نماز پڑھتی تھیں اور آج بھی پڑھتی ہیں۔ آج بھی ایک اسلامی معاشرہ جس میں مسجد صحیح معنوں میں مقام حاصل کر لے خواتین کو جو کہ تقریباً" آبادی کا نصف ہوتی ہیں مسجد کی برکات سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے' ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے مسلمان ملکوں جیسے فلسطین' لبنان' مصر' ایران' انڈونیشا میں خواتین مساجد میں نماز باجماعت' نماز جمعہ اور دوسرے مذہبی رسومات میں شریک ہوتی ہیں۔

مسجد کی ساخت

مسجد کو سونے سے آراستہ نہیں کرنا چاہیے' اور اسی طرح مسجد میں انسان اور حیوان جیسی ذی روح چیزوں کی تصویریں نہیں بنانا چاہیے۔ (۲۱)

البتہ اگر مسجد کو خوبصورت اور بہترین طرز تعمیر پر بنایا گیا ہو آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی کندہ کاری کی گئی ہو تو اچھی بات ہے اس سے منع نہیں کیا گیا مسجد میں نمازیوں کی سہولت کے لئے گرمی سردی سے بچاؤ کے لئے خاطر خواہ انتظام ہونا چاہیے تاکہ نمازیوں کی رغبت مسجدوں کی طرف بڑھے۔ آج بھی عالم اسلام میں ایسی مساجد موجود ہیں جو ہزار' ہزار سال پرانی ہیں جو واقعاً" قابل دید ہیں اور ان کی طرز تعمیر اور معماری کو دیکھ کر پتا چلتا ہے کہ مسلمان ہنر مند مساجد کی تعمیر میں کس قدر دلچسپی لیتے تھے اور اس عمل کو کتنی اہمیت دیتے تھے اور کتنی محنت سے مساجد کی کاشی کاری محراب و میناروں کی تعمیر کرتے تھے۔ ان مساجد کو دیکھ کر اسلامی ثقافت اور فن تعمیر سے بہتر طور پر آشنائی ہوتی ہے۔

مسجد کا ماحول :۔

(سُبْحَانَ الَّذِی اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی
الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الَّذِی بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ)(۲۲)

مسجد کے اندر کا ماحول تو پاک و پاکیزہ رہنا ہی چاہیے مسجد کے اطراف میں مسجد کے ہمسائیوں اور

اہل محلّہ کے لئے بھی مسجد باعث رحمت ہونی چاہیے۔ نہ کہ باعث زحمت مسجد بذات خود تو رحمت ہی رحمت ہے' یہ تو مسجد کی انتظامیہ اور مسجد کے امام صاحب پر ہے کہ اس بات کا خیال رکھے کہ مسجد کے لاوڈ سپیکر کا ناجائز استعمال نہ ہو' صبح فجر سے لے کر عشاء تک وقفے وقفے سے لاوڈ سپیکر کا استعمال جاری نہ رہے جس کی وجہ سے مسجد کے ہمسایے اور اہل محلّہ آرام و استراحت نہ کر سکیں۔ مساجد کی انتظامیہ کو چاہیے کہ لاوڈ سپیکر کے ناجائز استعمال کو روکیں' ہو سکتا ہے کہ کوئی بیمار ہو' کسی کا امتحان ہو کوئی پڑھنا چاہتا ہو' اگر ہر وقت سپیکر چلتا رہے تو لوگ مسجد کے ہمسایہ ہونے کو ترجیح نہیں دیں گے یہی وجہ ہے کہ جب بعض لوگوں کو پتہ چلتا ہے کہ یہ زمین یا پلاٹ مسجد کے ساتھ ہے تو وہ اس کو خریدنے سے کتراتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا گھر مسجد کے ساتھ ہوا تو مولوی صاحب ہمارا جینا حرام کر دیں گے۔ یہ طریقہ بھی لوگوں کو مساجد کے قریب آنے سے روکتا ہے۔ اگرچہ مستقیم نہ سہی غیر مستقیم تو ہے اور ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِی خَرَابِهَا

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ کی مسجدوں سے روکا کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور اس کی ویرانی کی کوشش کی۔ (۲۳)

اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ مسجدوں کو آباد کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے اور ایسا کام کرنا خواہ وہ تبلیغ کی شکل میں یا جلسے جلوس یا کسی اور رنگ میں جس سے لوگوں کا آرام و سکون چھین لیا جائے جس کے نتیجے میں وہ مسجد کے قریب نہ آئیں اور مسجد کے ہمسایہ ہونے سے بھاگیں' نہیں کرنا چاہیے' بلکہ مسجد کے ماحول کو ایسا رکھنا چاہیے کہ مسجدیں آباد ہوں۔

مساجد سے متعلق آیات میں غور و فکر کرنے سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔

- ✯ مسجدوں کی تعمیر کرنا انہیں آباد کرنا ان کو چلانا صرف سچے اور حقیقی مسلمان کا کام ہے جو صرف اللہ سے ڈرتا ہے "... وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہ"... (توبہ ۱۸)
- ✯ مسجد مقدس مقام ہے اور خدا سے متعلق ہے اور اسی کی ملکیت ہے آیہ کریمہ میں (مساجد) کا اضافہ (اللہ) کی طرف ہے اور یہ اضافہ تشریفیہ ہے اور یہ مساجد کی عظمت اور ان کے تقدس کو بیان کرتا ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (توبہ ۱۸)

- ✯ مساجد کو آباد کرنے والے زکوۃ ادا کرتے ہیں۔

وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ

- ☆ نام نہاد مسلمانوں (منافقین) کا مسجد بنانے کا مقصد اور ہدف اصل میں مسلمانوں کے درمیان تفریق ڈالنا ہوتا ہے۔

اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ..(توبہ ۱۰۷)

- ☆ منافقین کے پیش نظر خدا اور رسول کے دشمنوں کے لئے ایک مرکز کے طور پر مسجد ضرار کی تعمیر کرنا مقصود تھا۔

... وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ... (توبہ ۱۰۷)

- ☆ مسجد کے نام پر غلط قسم کے ارادوں اور باطل اہداف کے تکمیل پیش نظر تھی۔ ارادہ غلط تھا تو اس کے نتیجے میں ان کا عمل بھی درست نہیں، اسے لئے مسجد ضرار کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔
- ☆ منافقین کا مسجد ضرار بنانے کا ارادہ اصل میں ان کا اندرونی کفر ہی تھا جو انہیں اس کام کے لئے مجبور کر رہا تھا۔
- ☆ مسجد ضرار بنانے والوں کا مقصد، کفر کی ترویج، تفرقہ بازی، خدا اور رسول کے دشمنوں کو جمع کرنا اور اسلام کو نقصان پہنچانا تھا۔
- ☆ مسجد کو مسلمانوں کے لیے وحدت کی علامت ہونا چاہیے تاکہ خدا اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔
- ☆ منافقین مسجد کے نام پر مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا اور ان کی اجتماعی وحدت کو پارہ پارہ کرنا چاہتے تھے۔
- ☆ مسجد ضرار کفر کی اشاعت کا مرکز تھا اور مسلمانوں کے لیے ضرر کا باعث، اس لئے رسول اکرم نے مسجد کو گرانے کا حکم دیا، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد ہمیشہ ملت اسلامیہ کے فائدے کو مدنظر رکھ کر بنانی چاہیے۔
- ☆ مسجد کی اہمیت اصل میں قرب الٰہی اور حسن نیت کی وجہ سے ہے۔
- ☆ منافقین کی جھوٹی قسمیں در اصل اپنے حسن نیت کے اثبات کی خاطر تھیں۔

وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى...

- ☆ منافقین (نام نہاد مسلمان) اپنے منافقانہ اہداف کی خاطر مسلمانوں کے مقدس مقامات سے سوء استفادہ کرنا چاہتے تھے۔

☆ منافقین کفر کی خدمت کے لیے اور رسولؐ کے دشمنوں کے لئے راستہ ہموار کرتے ہیں۔

☆ مسجد کی حرمت اور اس کا تقدس اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب وہ مسلمانوں کے لئے نقصان دہ اور منافقین کا مرکز اور کفر واستکبار کی خدمت کر رہی ہو' جس سے اسلام اور مسلمانوں کی وحدت کو خطرہ ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ منافقین جھوٹے اور ان کی نیت ٹھیک نہیں ہے ۔

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (التوبہ ۱۰۷)

☆ وحی الٰہی' پیغمبر اسلامؐ کی مددگار ہے اور منافقین کے اصلی چہرے سے پردہ اٹھاتی ہے۔

☆ جھوٹ بولنا منافقین کی خصلت ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے مسجد ضرار میں اقامہ نماز میں شرکت کرنے سے اپنے رسول کو منع کر دیا ۔

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا" (توبہ ۱۰۸)

☆ منافقین چاہتے تھے کہ مسجد کا باقاعدہ افتتاح رسول اکرمﷺ سے کروایا جائے اور پھر مسجد کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا اور ان کی سازش ناکام بنا دی۔

☆ جو کام بھی کفر و نفاق کی تقویت اور مسلمانوں کے نقصان کا باعث ہو حرام ہے۔

☆ پیامبر اکرمﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے رہبران ملت' علمائے کرام اور امت اسلامیہ کا فریضہ ہے کہ ایسی سازشوں کو جو ملت اسلامیہ میں تفرقہ ڈالتی ہیں اور ان کے اتحاد میں رخنہ انداز ہوتی ہیں' ناکام بنانے کے لئے فوری اقدام کریں اور ان سازشوں کی بیخ کنی کریں خواہ وہ سازشیں کسی بھی مقدس نام کی آڑ میں ہوں۔

☆ ایسی مسجد میں نماز ادا کرنا جو باطل افکار کی ترویج کے لئے اور کفر و نفاق و طاغوت کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہو' ممنوع ہے۔

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا"

☆ ایسی مسجد جس کی بنیاد تقویٰ الٰہی پر ہو وہ اس قابل ہے کہ اس میں نماز ادا کی جائے۔

☆ مسجد نبوی کی بنیاد تقویٰ ہے اور اس لائق ہے کہ اس میں خدا کی عبادت کی جائے ۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ

☆ مسجد کی معنوی اہمیت در اصل اس کے بنانے والے کے نیت سے مشروط ہے۔

☆ عمل کی قدر و اہمیت در اصل اس کی پاکیزہ نیت اور تقویٰ کی وجہ سے ہے۔

★ تقویٰ معیار الٰہی ہے۔

★ نماز اور ذکر خدا سے فکر و روح میں پاکیزگی آتی ہے۔ اور انسان خود سازی میں مشغول ہو جاتا ہے۔

لَمَسْجِدٌ ...فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا

★ خداوند عالم پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (توبہ ۱۰۸)

جس عمل کی بنیاد (خواہ وہ مسجد بنانا ہی کیوں نہ ہو) اگر تقویٰ پر نہیں ہے تو اس کی بنیاد کمزور اور گرنے والی ہے اور جو اچانک جہنم کی آگ میں گر جائے گی۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ (۱۰۹)

★ مسجد ایسی ہونی چاہیے جو طہارت، خود سازی اور پاکیزگی اور انسان ساز ماحول فراہم کرتی ہو۔

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا

★ اللہ کے صالح بندوں کا ہمنشین ہونا رشد اور کمال معنوی کا موجب ہے۔ آیت میں "فیہ رجال" دلیل ہے اور بتا رہی ہے کہ سزاوار ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھیں چونکہ اس مسجد میں صالح اور پاکیزہ افراد نماز پڑھتے ہیں تم بھی ادھر نماز پڑھو، چونکہ صالح اور پرہیزگاروں کے ساتھ نماز پڑھنے سے مثبت تاثیر ہوگی۔

★ ان مساجد اور مراکز میں جانے کی تاکید جن میں اچھے اور صالح لوگ آتے ہیں یا رہتے ہیں۔ " رجال یحبون ان یتطھروا"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسجد کا کردار

صدر اسلام میں مسجد صرف ایک عبادت کا مرکز ہی نہیں تھی بلکہ تمام اسلامی احکام ومعارف عام، خواہ وہ تعلیمی تھے یا تربیتی، اس جگہ بیان کیے جاتے تھے، ہر قسم کی دینی وعلمی تعلیمات، تمام لکھنے پڑھنے کے امور وہاں انجام پاتے تھے۔ چوتھی صدی اسلامی کے آغاز تک اکثر مساجد نماز کے اوقات کے علاوہ مدارس کا حکم رکھتی تھیں۔ بعد میں تعلیمی مراکز نے اپنی ایک مخصوص صورت پائی بہت سے بزرگ علماء و دانشور انہی تدریسی حلقوں کے فارغ التحصیل تھے جو مساجد میں قائم کیے جاتے تھے۔

کبھی مدینہ کی مسجد ایک ادبی مرکز کی حیثیت اختیار کرلیتی تھی ۔ عرب کے بڑے بڑے شعراء وسخنور جن کے اشعار روح اخلاقی اور اسلام کی تربیتی روش کے موافق ہوتے تھے وہ اپنے اشعار مسجد میں ہی پیغمبر اکرمؐ کے حضور میں پڑھتے تھے۔ چنانچہ کعب بن ظہیر اپنا مشہور قصیدہ ۔ بانت سعاد ۔ جو آنحضرتؐ کی مدح میں کہا گیا تھا مسجد ہی میں آنحضرتؐ کی خدمت میں پڑا ۔ انعام اور قیمتی خلعت آپؐ سے حاصل کیا ' اسلام کا مشہور شاعر " حسان بن ثابت " جو اپنے اشعار سے حریم اسلام کا دفاع کرتا تھا ' مسجد نبوی میں اپنا کلام پڑھا کرتا تھا ۔ مدینہ کی مسجد میں تعلیمی جلسے زمانہ پیغمبر ﷺ میں اس قدر پرکشش تھے کہ قبیلہ ثقیف کے نمائندوں نے اس منظر کو دیکھا تو بہت متاثر ہوئے ' احکام ومعارف کے تحصیل کرنے میں مسلمانوں کی کوششوں کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہوگئے ۔

امور عدالتی فصل خصومات (دشمنی وغیرہ) مجرموں پر اجرائے حدود مسجد ہی میں انجام پاتے تھے ' مسجد ان دنوں تمام معنوں میں ایک عدالت کا حکم رکھتی تھی عدالت کے تمام کام اس جگہ انجام پاتے تھے ' اس کے علاوہ پیغمبر اکرمؐ مسلمانوں کو شرک وکفر کے خلاف جنگ وجہاد پر بھیجنے کے لیے مسجد میں ہی اپنے ولولہ انگیز خطبات دیا کرتے تھے شائد مسجد میں امور دینی وتعلیمی اجتماعات کا انعقاد کا ایک راز یہ تھا کہ اسلام کے عالی قدر رہبر ﷺ یہ چاہتے تھے کہ وہ عملی طور پر یہ دکھائیں کہ علم وایمان ایک دوسرے سے متصل ومربوط ہیں ' جہاں کہیں بھی مرکز ایمان ہو تو وہاں ہی علم ودانش کا مرکز بھی ہو اور اگر امور عدالتی ' اجتماعی خدمات ' جنگی منصوبے مسجد میں صورت پذیر ہوتے ہیں ' تو یہ اس لئے تھا کہ لوگوں کو سمجھا دیں کہ ان کا دین محض ایک معنوی دین نہیں ہے جو مادی امور ودنیوی زندگی سے کوئی سروکار نہ رکھتا ہو 'بلکہ ایسا دین ہے جو لوگوں کو ایمان وتقویٰ کی دعوتِ دیتا ہے اور ان کی زندگی کے امور کی تدابیر ان کے اجتماعی ومعاشرتی حالات کی اصلاح سے بھی غفلت نہیں برتتا ہے ۔(۲۵)

خلاصہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسجد عبادت کا مرکز بھی تھی اور فعال اجتماعی مرکز بھی۔ مختلف وفود سے ملاقاتیں بھی وہاں ہوتی تھیں۔ جنگ و صلح کے لئے مشاورتی اجلاس بھی مسجد میں ہوتے تھے۔ مسلمانوں کے باہمی نزاع کے فیصلے بھی مسجد میں ہوتے تھے۔ مسجد کے ساتھ اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم کے لئے برآمدہ نما (صفہ) کے تعمیر بھی کی گئی تھی' جہاں وہ اصحاب رہتے تھے جو غریب' نادار' اور محروم طبقے

سے تعلق رکھتے تھے جن کے پاس رہنے کے لئے جگہ نہ تھی۔ ان کی خصوصی تربیت بھی ساتھ ساتھ ہو رہی تھی۔

تو گویا پیغمبر اکرمؐ کی زندگی میں مسجد ایوان صدر کا کام بھی دے رہی تھی اور پارلیمنٹ کا بھی' سپریم کورٹ کا بھی اور محروموں اور نادار لوگوں کے لئے پناہ گاہ بھی تھی۔

خلافت راشدہ کے زمانے میں مسجد کا کردار

ہم دیکھتے ہیں کہ تقریباً" وہی کام جو رسول اللہ کی زندگی میں مسجد سے لیا جاتا تھا خلفاء کے دور میں بھی لیا جاتا رہا' ان کے دور میں بھی مسجد معاشرے میں مرکزی حیثیت رکھتی تھی۔

خلیفہ وقت مرکز (دارالخلافہ) میں خود نماز جماعت کی امامت کرواتے تھے اور صوبوں میں وہاں کے گورنر نماز پڑھاتے تھے۔ بیت المال بھی مسجد کے ساتھ قائم ہوتے تھے اور لوگوں کی شکایات مسجد میں سنی جاتی تھیں۔ درست ہے کہ یہ سارے کام آج کل کے زمانے میں مسجد سے نہیں لیے جاسکتے لیکن ان میں بہت سے کام لئے جاسکتے ہیں' اسلامی معاشرے میں مسجد کو مرکزی حیثیت دینا ہوگی اور وہ ساز گار ماحول جو انسانی رشد وکمال کے لئے ضروری ہے اسے لوٹانا ہوگا۔

یہ بھی ضروری ہے کہ مساجد کے خطیب ایسے افراد ہوں جو قرآن و سنت کو سمجھتے ہوں پڑھے لکھے ہوں اور خود بھی تربیت یافتہ ہوں اس لئے کہ جو خود مہذب نہ ہو وہ دوسروں کی تربیت نہیں کرسکتا۔

دعوت فکر

آئیں غور کریں کہ اللہ نے مساجد کے لئے جو شرائط بیان کی ہیں کیا آج ان پر عمل ہو رہا ہے جس طرح رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں مسجد کا کردار تھا مسجد عبادت کا مرکز بھی تھی اور اجتماعی امور اور مشکلات کے حل کی جگہ بھی کیا ہمارے زمانے کی مساجد ان شرائط پر پورا اترتی ہیں؟ جو سنت اور روش رسول اکرمؐ نے اور ان کے بعد صحابہ کرامؓ نے اپنائی کیا امت مسلمہ اس پر چل رہی ہے؟ خصوصاً" کیا پاکستان کی مساجد وہ کردار ادا کر رہی ہیں؟ صحابہ کرامؓ کے زمانے میں بھی تو بعض مسئلوں پر علمی اور سیاسی اختلاف ہوتا رہتا تھا اور مختلف نظریئے ہوتے تھے لیکن ان علمی اختلافات اور نظریئے کی بنیاد پر مساجد میں نماز پڑھنے سے کوئی روک ٹوک یا ممانعت کبھی نہیں ہوتی تھی۔

آخر ہم آج کس کی سنت پر چل رہے ہیں ؟ کس دین کے پیرو ہیں ؟اور یہ غور و فکر کا مقام خصوصاً" ان لوگوں کے لئے زیادہ ہے جو مساجد کے بانی ہیں' سرپرست ہیں یا امام مسجد ہیں یا مسجد کمیٹی کے ممبر ہیں یا جو دینی اداروں کے سربراہ ہیں' وہ سوچیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں؟ آیا اس طرح اسلام کی خدمت ہو رہی ہے یا خدانخواستہ اسلام سے لوگوں کو بیزار کیا جارہا ہے اور اسلام کی جڑ کاٹی جا رہی ہے؟ ہم تو اس قرآن کے ماننے والے ہیں جو یہ پیغام دے رہا ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعاً وَلَا تَفَرَّقُوا(۲۶)

ہماری مساجد اور دینی مراکز کے کردار کو دیکھ کر باہر کی دنیا ہمارے متعلق کیا رائے رکھتی ہے' سوچیں اور پھر سوچیں اور دیکھیں کہ خدانخواستہ ہمارے دینی مراکز اور مساجد' مسجد ضرار والا کردار تو ادا نہیں کر رہی ہیں ؟

خدارا ! مسجد کو' مسجد الحرام' مسجد قبا' مسجد نبوی' مسجد کوفہ کے کردار کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں' اسی میں رب کائنات کی خوشنودی ہے اور یہی رحمۃللعالمین کی سنت ہے اور اسی میں ہماری فلاح ہے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

حوالہ جات

(۱۵) سورہ التوبہ آیت' ۱۰۸

(۱۶) سورہ التوبہ آیت' ۱۰۸

(۱۷) الاعراف آیت ۳۱

(۱۸) توضیح المسائل 'امام خمینی' باب احکام مسجد

(۱۹) حیاۃ الصحابہ جلد ۲ ص ۱۷۱' طبقات ابن سعد ج۵' ص ۲۶

(۲۰) حیاۃ الصحابہ جلد ۳' ص ۱۷۱ از کنز العمال ج ۴' ص ۲۸۲

(۲۱) توضیح المسائل' باب احکام مسجد

(۲۲) الاسراء' آیت ۱

(۲۳) البقرہ ۱۱۴

(۲۴) التوبہ ۱۰۹

(۲۵) فروغ ابدیت آیت اللہ جعفر سبحانی

(۲۶) آل عمران ۱۰۳